وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ

طیبات آمد بسوئے طیبین ÷ مر خبیثاں را خبیثات است ہین الآیۃ

وَمَنْ يَكُنِ الْغُرَابُ لَهُ دَلِيلًا - يَمُرُّ بِهِ عَلَى جِيَفِ الْكِلَابِ

الغُرابُ الخَبِيث فِي مِرآةِ الفِقهِ وَالحَدِيث

یعنی

خبیث کوا۔ حدیث اور فقہ کے آئینے میں



طبع کنندہ۔ خادم العلماء فقیر جان محمد مسجد مکی قادریہ ١٣٧٦ھ

ملنے کا پتہ بھی یہی ہے

دیگر ملنے کا پتہ :-

حافظ نعمت علی متعلم مدرسہ سعیدیہ نور المساجد چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

زاہدین پریس منٹگمری

میثم قادری

ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم الخبائث

طيبات آمد بسوئ طيبين + مر خبيثان را خبيثات است هين

ومن يكن الغراب له دليلا - يمر به على جيف الكلاب

الغراب الخبيث في مرآة الفقه والحديث

یعنی

* خبیث کوا حدیث اور فقہ کے آئینے میں

طبع کندہ۔ خادم العلماء فقیر جان محمد مسجد مکی قادریہ لائلپور

ملنے کا پتہ بھی یہی ہے

دیگر ملنے کا پتہ :

حافظ الخمت علی متعلم مدرسہ سعیدیہ نور المساجد چیچہ وطنی ضلع منٹگمری

ذوالنون پریس منٹگمری

عرض حال

حضور نبی کریم رؤف الرحیم تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس سے صدی رواں تک عام گھروں میں پھرنے والے ابقع کوے کے فاسق اور خبیث ہونے پر اتفاق رہا ہے۔ مگر دین میں رخنہ انداز کج فہم اور علم سے ناآشنا لوگوں نے صدی رواں میں اتفاقیہ مسائل کو اختلافی میں ڈھالنے کی ناتمام کوشش کر کے بیچارے سادہ لوح ان جان لوگوں کو ثواب کے پردے میں ابقع جیسے خبیث اور فاسق کوے کو جائز الاکل قرار دے کر کھانے اور کھلانے کا عملی پیرایہ اختیار کر لیا۔ تو مجھے خیال ہوا کہ شہروں میں رہنے والے سنی احباب تو ایسے عیاروں اور مکاروں کے بھید و اسرار سے خوب واقف ہوتے ہیں کہ ان لوگوں کے مقاصد آئے دن نیا مکر اختیار کرتے ہیں۔ لہٰذا واقف کار احباب ان کے ہر بدلتے لباس کو دور اندیشی یا تجربے سے پہچان لیتے ہیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش ؛ من انداز قدت را مے شناسم

مگر دیہات اور پنڈوں میں رہنے والے سیدھے سادے سنی احباب کا ایسے عیاروں کے دام فریب میں آکر کھا لینے کے ارتکاب کا کھٹکا محسوس ہوا۔ اگرچہ دیہاتی سنی احباب بھی آشنا ہیں کہ یہ کوا خبیثہ اور حرام ہے۔ مگر کسی کے بہکانے سے لغزش کھا جانا بھی تو ممکن ہے۔

بنا بریں حفظ ماتقدم کے لئے استفتا بجناب محقق زماں یگانہ فرید العصر

خطیب امت شہزادۂ رحمت حضور سیدی حضرت قبلہ و کعبہ علامہ سید کاظم القادری صاحب دامت برکاتہم خطیب اعظم نور المساجد چیچہ وطنی کی خدمت اقدس میں پیش کر کے تسلی بخش جواب لے لیا ہے۔ جو معاند کی سرکوبی اور سُنّی احباب کی تسلی کے لئے از بس کافی ہے۔ فقیر کا مقصد اظہار ثواب اور تحقیق حق ہے۔ لہٰذا خدا کی بارگاہ میں عرض ہے۔ کہ

اے اللہ العالمین ہماری سعی و کوشش قبول فرما۔ اور ہمارے شکموں کو خبیث غذاؤں سے محفوظ و مصئون فرما۔ بجاہ حبیبک المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین آمین۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقیر خادم العلماء حاجی محمد مسجد مکی قادریہ

چک نمبر ۱۱۱ / ۱۲ ای آر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت حضور حضرت قبلہ وکعبہ جناب شاہ صاحب دامت برکاتہم۔

بعد ادائے آداب نیازمندانہ وسلام عاجزانہ اینکہ حضور کی خدمت اقدس میں ایک سوال عرض ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا جواب تحریر فرما دیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی وہ سوال یہ ہے،

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ یہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا حلال ہے۔ اور اس کا کھانا باعث برکت ہے؟ اس کے جواب میں بکر کہتا ہے۔ کہ فقہ حنفی میں کوا تین قسم ہے۔ اور یہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہمارے فقہاء کے نزدیک خبیث قسم سے ہے۔ اور اس کا کھانے والا حرام کا مرتکب ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید حق پر ہے یا کہ بکر؟

مہربانی فرما کر تینوں اقسام دلائل کے ساتھ تحریر فرمائیں۔ تاکہ تنازعہ ختم ہو۔ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ سے آپ کو اجر عظیم ملے گا۔

فقط سبحان محمد مسجد ملکی قادریہ جیکب آباد

عزیز مکرم! مولوی سبحان محمد صاحب زید حبکم

وعلیکم السلام! تمہارے سوال کا جواب بقدر کفایت درج ذیل ہے پڑھ کر تسلی کر لیں۔ اگر مزید سوالات کی ضرورت محسوس کی گئی تو فرصت پا کر مزید تشریح بھی کر دی جائے گی۔

جواب کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو

اَلْجَوَاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْوَاحِدِ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَشْہُوْدِ وَالشَّاہِدُ الَّذِیْ یُشَاہِدُ اَحْوَالَ اُمَّتِہٖ وَیُرَاقِبُ اَعْمَالَہُمْ فِیْ کُلِّ آنٍ وَّحِیْنٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

اَمَّا بَعْد۔ زید غلطی پر ہے کیونکہ اس عام گھروں میں پھرنے والے کوے کو زمانۂ نبوی سے لیکر آج تک کسی متورع پرہیزگار مستند عالم نے حلال نہیں کہا۔ اس لئے کہ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو موذی یعنی بغیر چھیڑے ایذا دینے والے خبیث اور فاسق جانوروں میں شمار فرمایا ہے۔ اور فقہائے احناف رحمہم اللہ اس کو خبیث لکھتے ہیں۔ اس کا نام عربی میں البقع ہے۔ اس کو کھانے والا حرام کا مرتکب ہے۔ حلال سمجھنے والا سخت عذاب کا مستحق ہے۔

اس کے مقابلے میں بکر کا قول صحیح ہے۔ اور وہ حق پر ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ کوا تین قسم ہے۔

ہمارے فقہائے کرام کوے کی تین قسمیں لکھتے ہیں۔

غراب البقع۔ غراب الزرع۔ غراب عقعق

غراب البقع۔ = عام گھروں میں پھرنے والا دیسی کوا ہے جس کو نبی کریم رؤف رحیم نے موذی یعنی بغیر چھیڑے ایذا دینے والے خبیث

اور فاسق جانوروں میں شمار فرمایا ہے۔ اور ایسے خبیث جانوروں کے
حرام ہونے پر نص قرآنی شاہد ہے۔ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبَائِثَ۔ نبی کریمؐ اپنی امت کے لئے طیب چیزیں حلال اور خبیث چیزیں
حرام فرماتے ہیں۔ متقدمین اور متاخرین فقہا اس ابقع کوے کے خبیث اور
حرام ہونے پر متفق ہیں۔ دوسری قسم غراب الزرع ہے۔

غراب الزارع۔ یعنی کھیتی کا کوا۔ جو صرف حلال کھاتا ہے۔ اور موذی بھی
نہیں ہوتا۔ مباح ہے یعنی کھانے میں حرج نہیں۔

تیسری قسم غراب عقعق ہے۔

غراب عقعق، موذی تو نہیں، مگر غذا مخلوط حلال و حرام کھاتا ہے۔ اس کی
پہچان یہ ہے کہ اس کی آواز عین قاف کی مشابہ ہے۔

تینوں کی تحقیق درج ذیل ہے۔ اگر پڑھنے والا کسی کے مکر و عناد عصبیت کا
شکار نہ بن سکے۔ اور کوا خوروں کے اختراعی من گھڑت، اشکال اور جد ایزاری
دہانہ ترکیبی کی حقیقت سے شناسا ہو کر خبیث و طیب کے مابین فرق
کر سکے۔

غراب ابقع۔ یعنی وہ سیاہ و سفید کوا جو کہ ہمارے دیار میں کثرت سے
پایا جاتا ہے اس کا دوسرا نام غراب البین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کو فاسق فرمایا ہے۔ اور فقہا اس کے خبیث و فاسق و حرام
ہونے پر متفق ہیں:

امام جوہری فرماتے ہیں۔ غراب البین ایسا کوا ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہو

(وغراب البین الابقع - قال الجوہری ھو الذی فیہ سواد وبیاض، (حیوٰۃ الحیوان)

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں، کہ ابقع ایسا کوا ہے جس میں سیاہی و سفیدی ہے۔ غالباً ابقع کہنے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

(قال الشامی۔ الغراب الابقع الذی فیہ بیاض وسواد (شامی جزء ثانی)

غراب البین کہنے کی وجہ علامہ دینوری مجالسہ میں لکھتے ہیں (وقال صاحب المجالسۃ۔ سُمّی غراب البین لانہ بان عن نوح علیہ السلام لما وجّھہ لینظر الی الماء فذھب ولم یرجع ولذالک تشاءموا بہ)

(حیوٰۃ الحیوان)

یعنی ابقع کوے کا نام غراب البین اس لیے رکھا گیا:-

طوفان آنے کے وقت جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوگئے) ابقع کوے کو آپ نے پانی کا پتہ لگانے اور دیکھنے کے لیے بھیجا تو ۔۔ ایسا گیا کہ پھر نہیں لوٹا۔ (یعنی حضرت نوح علیہ السلام سے مفارقت اختیار کرنے کی وجہ سے غراب البین مشہور ہوگیا) اسی وجہ سے اس کو بدفالی میں تعبیر کرتے ہیں (حیوٰۃ الحیوان)

نہ لوٹنے کی وجہ کمال الدین دمیری نے یہ لکھی (قال الدمیری وذالک

ان نوحاً علیہ السلام ارسلہ لینظر ھل غرقت البلاد و یاتیہ بالخبر فوجد جیفۃ طافیۃ علی وجہ الماء فاشتغل بھا ولم یاتہ بالخبر فدعا علیہ (حیوٰۃ الحیوان)

کہ مُردار کھانے میں مشغول ہوگیا۔ نبی کے فرمان کی پرواہ نہ کی۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ اس کا فسق (یعنی فرمان بجا نہ لانا) یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس کو کو بھیجا کہ ڈوبتے شہر وغیرہ دیکھ کر ان کی خبر آپ تک لائے تو یہ (کوا) پانی پہ تیرتی

مردار پاکر کھانے میں مشغول ہوگیا۔ تو اس پیاسے نے بددعا کی یعنی مردار کھانے کی
مصروفیت نے اس کوے کو نبی کی اطاعت سے خارج کردیا۔ اطاعت یعنی فرمانبرداری
سے نکل جانے کو شرع میں فسق کہتے ہیں۔ واصل الفسق ھو الخروج عن الطاعۃ
ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے (وذکر ابن قتیبۃ انہ فاسق فیما اُدعی لتخلفہ
حین ارسلہ نوح علیہ السلام لیأتیہ بخبر الارض فترک امرہ ووقع
علی جیفۃ الخ (حیاۃ الحیوان)) کہ میرا خیال ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کا
فرمان بجانہ لانے کی وجہ سے اس ابقع کوے کو فاسق کہا گیا ہے۔ جب حضرت
نوح علیہ السلام نے اس کو زمین کی خبر لینے کے لئے بھیجا تو آپ کے حکم کو چھوڑ کر مردار
پر بیٹھ گیا۔ اسی وجہ سے اس کی حرام خوری ضرب المثل ہے۔ عربی شاعر کہتا ہے۔

ومن یکن الغراب لہ دلیلا + یمر بہ علی جیف الکلاب،

یعنی جس کا رہنما کوا ہوتا یقیناً مردار کتے پر سے گزرے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابقع کوے کو مردار بہت زیادہ پسند ہے۔ یہی وجہ ہے
کہ فطری غذا پانے کے بعد مطلع عالم نبی کے فرمان کی کبھی پرواہ نہیں کرتا۔ اسی
وجہ سے ہمارے فقہا اس کی طبعی غذا کا ذکر زیادہ کرتے ہیں کیونکہ حلال غذا کھالینا
اس کے لئے طبع ثانیہ کے حکم میں ہے۔

دیکھئے درمختار میں ہے۔ (تمام گھروں میں پھرنے والا) ابقع کوا (بہت مردار
کھاتا ہے۔ اسی وجہ سے ملحق بالخبائث یعنی خبیث جانوروں میں شمار ہوتا ہے
علامہ شامی لکھتے ہیں کہ لا یأکل الا الجیف۔ ابقع کوا (طبعاً) صرف
مردار ہی کھاتا ہے۔ (درمختار میں ہے والغراب الابقع الذی یأکل الجیف

لانّہا مُلحِقٌ بالخبائث (درمختار)

درمختار سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی۔ کہ فطرۃً مردار کھانے کی وجہ سے ابقع کوا خبیث جانوروں میں شمار ہوا۔ مگر شامی کی عبارت (صرف مردار کھاتا ہے) سے یہ سمجھنا کہ عام گھروں میں پھرنے والا کوا چونکہ صرف مردار نہیں کھاتا ہے بلکہ مخلوط غذا کھاتا ہے۔ لہٰذا یہ ادنیٰ سے وہ کوئی اور ہوگا۔ غلط ہے اس لئے کہ طبعًا ابقع کوے کی غذا مردار ہے۔ مگر طبع ثانیہ کے تحت حلال بھی کھا لیتا ہے جیسا کہ امام شمس الدین سرخی مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں (قال السرخسی فی المبسوط والابقع الذی یاکل الجیف ویخلط) ابقع کوا مردار کھاتا ہے۔ اور مخلوط حلال و حرام غذا کھاتا ہے۔ یعنی فطرۃً حرام کھاتا ہے، اور طبع ثانیہ کے تحت حلال کھاتا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ حلت و حرمت فطری غذا سے متعلق ہے یعنی جو چیزیں طبعًا حلال کھاتی ہیں وہ حلال ہیں، اور جو طبعًا حرام کھاتی ہیں حرام ہیں۔ طبعًا حرام کھانے والا جانور حلال کھا لینے سے حلال نہ ہوگا۔ جیسے ابقع کوا اور شوقیہ کتا وغیرہ وغیرہ۔ چاہے کتنا حلال کھا لیں مگر خود حلال نہ ہونگے اس لئے کہ یہ حلال غذا ان کی طبع ثانیہ ہے۔ جس سے حلت و حرمت متعلق نہیں۔ اسی طرح حلال جانور حرام کھانے کی وجہ سے حرام نہ ہوگا۔ جیسے جلالہ جانور یعنی گائے وغیرہ کہ اگر پلیدی وغیرہ کھالے تو حرام نہ ہوگی۔ اسی طرح بچھڑے اور مخدرۃ مرغی کہ حرام کھانے کی وجہ سے حرام نہ ہوگی۔ تو یہی وجہ ہے۔ کہ فقہا نے اس کی وہ غذا لکھی ہے جس سے حلت و حرمت واضح ہو سکے۔ مگر اشتباہ سے بچنے کے لئے امام سرخسی نے اس کی دوسری غذا بھی لکھ دی۔ تاکہ

بآسانی تمیز ہو سکے۔ بقدر کفایت دو احادیث درج ذیل ہیں جن میں عام گھروں میں پھرنے والے ابقع کوے کے فاسق و خبیث ہونے کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے (وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا جناح علی من قتلهن فی الحرم والاحرام الفارۃ والغراب والحداۃ والعقرب والکلب العقور۔ متفق علیہ) کہ جانوروں میں سے پانچ جانور ایسے ہیں جن کے قاتل پر کوئی گناہ (کفارہ) نہیں چوہا۔ کوا۔ چیل۔ بچھو۔ باؤلا کتا متفق علیہ۔ وایضاً حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے (وفی البخاری ایضاً عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرم الحیۃ والغراب الابقع والفارۃ والکلب العقور والحدیا۔ متفق علیہ) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، جو کہ حل اور حرم میں قتل کیے جائیں گے۔ سانپ۔ ابقع کوا۔ چوہا۔ باؤلا کتا۔ چیل متفق علیہ

سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سانپ فاسق ہے۔ بچھو فاسق ہے۔ کوا فاسق ہے۔ (وفی سنن ابن ماجہ والبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیۃ فاسقۃ والعقرب فاسقۃ والغراب فاسق) وایضاً سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہا گیا کہ کیا کوا کھایا جاتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بعد کہ ابقع کوا فاسق ہے۔ کون کھانے کو تیار ہوگا؟

(وَفِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَه أَيْضًا قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيُؤْكَلُ الْغُرَابُ
قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ إِنَّهُ
فَاسِقٌ. اَوْ كَمَا قَالَ) علامہ کمال الدین دمیری لکھتے ہیں۔ کہ ان حیوانات کا
فاسق ہونا ان کی خباثت باطنیہ سے استعارہ ہے (قَالَ الدَّمِيْرِيُّ وَ
إِنَّمَا سُمِّيَتْ هٰذِهِ الْحَيَوَانَاتُ فَوَاسِقَ عَلَى الْاِسْتِعَارَةِ لِخُبْثِهِنَّ)
چونکہ مذکورہ احادیث میں پانچ جانوروں کا ایک حکم بتلایا گیا ہے۔ اور وجہ
حرمت بھی ایک ہی ہے لہذا زید کو چاہیئے کہ چیل اور چوہے اور پاگل
کتے سانپ۔ بچھو بھی تو کھایا کرے۔ جبکہ پانچوں کا ایک ہی حکم ہے۔ آخر
کوّے کو کس دلیل سے خاص کرتا ہے۔ اور باقی چار کیوں چھوڑتا ہے۔ اگر
کوّے کا کھانا ثواب ہے۔ تو باقیوں نے کیا جرم کیا ہے۔ مگر یاد رکھنا قانون
ہے۔ الصَّلَاحُ يَتَوَلَّدُ مِنَ الْغِذَاءِ الطَّيِّبِ صلاحیت پرہیزگاری حسن
اخلاق توجہ فی العبادات قرب خداوندی طیب غذا سے پیدا ہوتیں ہیں۔
اسی وجہ سے ارشاد ہوتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ (اے ایمان والو ہماری دی ہوئی طیب چیزیں کھاؤ) چونکہ حضور
رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے اس کوّے کو فاسق فرمایا۔
اور حبیبہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں۔ مجھے سخت تعجب ہے (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. إِنَّهَا قَالَتْ
إِنِّيْ لَأَعْجَبُ مِمَّنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ قَتْلِهِ لِلْمُحْرِمِ وَسَمَّاهُ فَاسِقًا وَاللّٰهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ) حیوٰۃ الحیوان)

اس شخص سے جو کوا کھائے گا۔ حالانکہ احرام والے کو نبی کریم نے اس کے قتل کی اجازت دیدی۔ اور اس کا نام فاسق رکھا۔ واللہ ما ھو من الطیبات۔ خدا کی قسم وہ (کوا) طیبات سے نہیں (کہ ایمان والوں کی غذا بن سکے) یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کے قول کے مطابق یہ کوا طیبات سے نہیں جیسا کہ واللہ ما ھو من الطیبات سے ظاہر ہے۔ اور خداوند قدوس کا ارشاد ہے کہ ایمان والو طیب اور ستھری چیزیں کھاؤ۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ زید اسی کوے کے کھانے کو ثواب کیسے سمجھتا ہے یا تو اس کوے کو طیب سمجھتا ہو گا۔ اور اپنے آپ کو مجاہد ارا اگر ایسا سمجھتا ہے تو صریح اور متفق حدیثوں کی تکذیب کرنے والا ہے۔ اگر فاسق اور خبیث جان کر کھانے کا قائل ہے۔ تو حرام خور ہے (العیاذ باللہ)

مگر یہ یاد رہے۔ کہ مومن جیسے طیب اور پاک غذا کی جدوجہد میں ہوتا ہے ایسے ہی فاسق۔ خبیث غذا میں ساعی اور کوشاں ہوتا ہے۔ الجنس مع الجنس میل ہے

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز + کبوتر با کبوتر باز بہ باز
طیبات آمد لسوئے طیبات + مر خبیثاں را خبیثاں است ہین

عربی شاعر کہتا ہے :-

اذا کان الغراب غذاء قوم + سیکفیھم بطون الاخبثاء

خلاصہ یہ کہ خبیث کو خبیث شکموں کی کفایت کرے گا،

جیسا کہ ضرب المثل فقروں میں کہا جاتا ہے کہ پلید قلعی سے مسجد نہیں لیپی جا سکتی۔ ان شقوق میں (زبیت الخلاء موراخ) کا انسداد کیا جا سکتا ہے۔

بابا سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک مثال یہ بھی پیش کی ہے۔ کہ

گر آب چاہِ نصرانی نہ پاک است + جہودی می شوی چہ باک است؟

عیسائی کا کنواں اگرچہ ناپاک ہے۔ مگر یہودی مُردہ نہلانے میں کیا حرج ہے

خلاصہ یہ ہے کہ خبیث اور فاسق چیزیں مومن کی شایانِ شان نہیں بلکہ ایسی

غذاؤں سے خبیث شکم پر کئے جاسکتے ہیں۔

ہمارے فقہائے احناف اس کوّے کے خبیث ہونے پر متفق ہیں۔ چنانچہ

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ کہ ابقع کوا طبعًا خبیث ہے (فتاویٰ عالمگیری و

الغراب الابقع مستخبث طبعًا)

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ (ابقع کوا) مردار کھاتا ہے (قال الشامی والغراب

الابقع. الذی یاکل الجیف لانہ ملحق بالخبائث والخبیث ما تستخبثہ

الطبائع السلیمۃ) اس لئے خبیث جانوروں میں شمار ہوتا ہے۔ پھر خبیث کی تعریف

لکھتے ہیں۔ جسے طبائع سلیمہ خبیث سمجھے وہ خبیث ہی ہے۔

چونکہ مذکورہ پانچ جانور فاسق ہیں۔ لہٰذا بحالت احرام مار ڈالنے پر کفارہ واجب

نہ ہوگا۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے (وفی فتاویٰ عالمگیری۔ المحرم ممنوع عن

قتل صید البر الا الفواسق وھی التی تبتدی بالاذی وکذا فی جامع

الصغیر لقاضی خان) احرام والے کیلئے جنگلی شکار منع ہے۔ مگر وہ فاسق جانور

منع نہیں، جو ایذا دینے میں پہل کرتے ہیں۔ جیسا کہ تفصیلاً گذر چکا ہے۔

علامہ شمس الدین سرخسی مبسوط میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ابقع کوا جو مردار اور مخلوط

غذا کھاتا ہے۔ ایذا دینے میں پہل کرتا ہے (الابقع الذی یاکل الجیف

ومخلط فانہ یبتدی بالاذی مبسوط)

فواسق کے علاوہ جو جانور ابتداءً پہل نہیں کرتے۔ بحالت احرام ان کے قتل
پر جرمانہ نہ ہوگا۔ جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ (وَالَّذِیْ لَا یَبْتَدِیْ بِالْاَذٰی
غَالِبًا فَلَہٗ قَتْلُہٗ وَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ) ایذا رسانی میں پہل نہ کرنے والے جانوروں
کے قاتل پر کوئی جزا واجب نہ ہوگی۔ بحمد اللہ حجۃ بالغہ سے قدر کفایت تشریح کر دی
گئی ہے۔ جو کہ طالب حق کے لئے بس ہے۔ "بس کنم کز یرکان ای خود بس است
جائیکہ کس است اعد ایک حرف بس است"

والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی من اسمہ وعندی الف واحلی من
عسل مصفی، وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔

غراب زرعی۔ یعنی کھیتی کا کوا۔ یہ کوا صرف حلال کھاتا ہے۔ فقہائے احناف
اس کو مباح لکھتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے وَاَمَّا غُرَابُ الزَّرْعِ یَلْتَقِطُ
الْحَبَّ مُبَاحٌ طَیِّبٌ (عالمگیری) لَا بَأْسَ بِغُرَابِ الزَّرْعِ۔ مختصر قدوری،
لِاَنَّہٗ یَاْکُلُ الْحَبَّ وَلَیْسَ ھُوَ مِنْ سِبَاعِ الطَّیْرِ وَلَا یَاْکُلُ الْجِیَفَ (جوہرہ النیرہ)
بہر حال غراب الزرع یعنی کھیتی کا کوا مباح و طیب ہے۔ صاحب مختصر لکھتے
ہیں۔ غراب زرع کھانے میں حرج نہیں ہے۔ سعدادیمنی شرح میں لکھتے ہیں۔
اس لئے کہ غراب زرع صرف حلال کھاتا ہے اور شکاری جانوروں سے بھی
نہیں اور حرام بھی نہیں کھاتا۔ جوہرہ صاحب۔ حیاۃ الحیوان کے قول کے مطابق
زاغ اور زرعی اور غراب الزیتون بھی اس کو کہتے ہیں۔ اور یہ چھوٹا سیاہی مائل
پرندہ ہے۔ سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والا لطیف شکل اور حسین منظر ہے۔
وقال الدمیری یقال لہ الزاغ وغراب الزرع وغراب الزیتون و

وَهُوَ غُرَابٌ اَسْوَدُ صَغِيْرٌ قَدْ يَكُوْنُ مُحْمَرَّ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ وَهُوَ لَطِيْفُ الشَّكْلِ حَسَنُ الْمَنْظَرِ (حیوۃ الحیوان)

درمختار میں ہے کہ کھیتی کا کوا جو دانے ہی کھاتا ہے۔ حلال ہے۔
ثم حلّ غرابُ الزرع الذی یأکل الحبّ (درمختار)

علامہ شامی لکھتے ہیں کہ غراب الزرع حلال ہے۔ اور وہ چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کوا ہے جس کو زاغ کہا جاتا ہے۔ اور سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والا ہوتا ہے
(قال الشامی وحلّ غراب الزرع وھو غرابٌ اسودُ صغیرٌ یقال لہا الزاغ وقد یکون محمرّ المنقار والرجلین (شامی))

مذکورہ تصریح سے بخوبی واضح ہو گیا کہ سرخ چونچ اور سرخ پنجوں والا لطیف شکل حسین منظر زاغ جو محض دانہ کھاتا ہے۔ حلال ہے۔ مگر یہ بھی یاد رہے کہ چونکہ غراب الزرع موذی نہیں۔ لہٰذا ابقع کوے کی طرح اس کا فواسق جانوروں میں شمار نہیں اور نہ ہی حدود حرم میں اس کا قتل جائز ہو گا بلکہ بحالت احرام زاغ کے مارڈالنے پر کفارہ واجب ہوگا۔ (اما العقعق وغرابُ الزرع ففیہما الجزاء (جوہرہ نیرہ) جوہرہ نیرہ میں ہے کہ غراب عقعق اور غراب الزرع بحالت احرام مارڈالنے والے پر کفارہ واجب ہوگا۔ اس لئے کہ یہ دونوں سباع الطیر یعنی شکاری جانور نہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے فقہائے کرام اسی غراب الزرع یعنی کھیتی کے کوے مباح و جائز ہونے کے قائل ہیں۔ یہ کوا دانے وغیرہ چنتا کھاتا ہے (واما الغراب الذی یلتقط الحبّ مباحٌ طیبٌ۔ فتاویٰ عالمگیری)

غراب عقعق۔ اس کوے کو کندش اور جنگلی کوا بھی کہتے ہیں۔ اس کی بڑی پہچان
یہ ہے کہ اس کی آواز عین قاف رہتی ہے۔ عقعق کی وجہ تسمیہ میں اختلاف ہے
کمال الدین دمیری نے امام جوہری کا ایک قول یہ بھی نقل کیا ہے۔ اس کا نام اس
کی آواز سے مشتق ہے۔ (قال الجوهري: اشتق له هذا الاسم من صوته
(حیاۃ الحیوان)) مگر اس کی آواز اتفاقاً عین قاف نقل کی گئی ہے۔ صاحب حیوۃ الحیوان
لکھتے ہیں کہ صوتہ العقعقة۔ منتخب اللغات میں ہے۔ کہ عقعق سیاہ و سفید
پرندہ ہے جس کی آواز میں عین قاف رہتی ہے۔ اور اس کو عکہ اور جنگلی کوا
کہتے ہیں۔ (منتخب میں ہے۔ کہ عقعق مرغی است سیاہ و سفید کہ آوازش بلفظ عق
عق ماند و آن را عکہ و زاغ دشتی گویند) اسی طرح غیاث اللغات میں ہے۔

مختار الصحاح میں ہے۔ کہ عقعق مشہور پرندہ ہے (مختار الصحاح والعقعق
طائر معروف یصوت العقعقة) جو عقعقہ کی آواز میں مشہور ہے۔ علامہ ابن
عابدین شامی لکھتے ہیں (قال الشامی: والعقعق طائر نحو الحمامة طویل الذنب
فیه بیاض وسواد وهو نوع من الغربان یتشاءم به ویعقعق بصوت
یشبه العین والقاف۔ شامی) کہ عقعق جو پوچھ سے کبوتر کی مانند پرندہ ہے
جس میں سیاہی و سفیدی ہے اور وہ بدفالی لئے جانے والے کووں کی قسم ہے۔
اور اس کی آواز عقعق عین قاف کی مشابہ ہوتا ہے۔

شامی کی اس عبارت سے ملتی جلتی عبارت عقعق کے بارے میں صاحب حیوۃ الحیوان
کی بھی ہے۔ عقعق کے مباح ہونے میں اختلاف ہے۔ در مختار میں ہے۔ کہ عقعق
ایسا کوا ہے۔ جو کہ حرام و حلال غذا کھاتا ہے۔

علامہ شامی شرح کرتے ہیں۔ کہ مخلوط غذا کھانے والا کوا۔ امام صاحب کے نزدیک مکروہ نہیں اور ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے (قال الشامی۔ والنوع مخلط یأکل الحب مرۃ والجیف اخری۔ ولم یذکرہ فی الکتاب وھو غیر مکروہ عندہ ومکروہ عند ابی یوسف۔ آلا قال الاخیر ھو المتحقق۔ شامی) اور یہی محقق ہے۔ چونکہ غراب زرع اور غراب عقعق موذی نہیں۔ لہذا احرام کی حالت میں ان کے قتل کا ارتکاب پہ جرمانہ واجب ہوگا۔ علامہ شمس الدین سرخسی مبسوط میں لکھتے ہیں۔ کہ بہر حال عقعق کے قتل کرنے کا جرمانہ احرام والے پر واجب ہوگا۔ (قال السرخسی فی المبسوط اما العقعق یجب الجزاءُ بقتلہ علی المحرم لانہ لا یبتدئ بالاذی غالبًا) اس لئے کہ وہ ایذا دینے میں پہل نہیں کرتا۔

صاحب جوہرہ لکھتے ہیں۔ بہر حال عقعق و غراب الزرع ان کے قتل میں کفارہ واجب ہوگا۔ (قال فی الجوھرۃ اما العقعق وغراب الزرع ففیھما الجزاءُ)

ایک شُبہے کا ازالہ

کوا خور حضرات اپنی خوراک بے ہودہ کو حلال کرنے کے لئے علامہ شامی کی وہ عبارت (کہ مخلوط حلال و حرام غذا کھانے والا کوا امام صاحب کے نزدیک مکروہ نہیں۔ اور ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور وہی عقعق ہے) سادہ لوح مسلمانوں کو پیش کر کے اپنے آپ کو حنفی بتانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس کا نام اور اس کی آواز جو کہ اس کی صحیح علامت ہے۔ چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی خوراک کو فروغ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ یہ اختلاف عقعق میں ہے جو کہ جنگلی پرندہ ہے۔ جیسا کہ منتخب کی عبارت سے واضح ہے۔ یعنی عقعق سیاہ و سفید پرندہ ہے۔ جس کی آواز عیق قاف ہے۔ اور اس کو عکہ اور جنگلی کوا کہتے ہیں۔ اس وقت زیر بحث عام گھروں میں پھرنے والا کوا ہے۔ تو کتنی خیانت ہے۔ کہ جنگلی کوے کا اختلاف بتا کر عوام اہل کو کھانے کو فروغ بخشا جا رہا ہے حالانکہ عقعق کی مخلوط غذا حب اور حبیث نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ شامی کی عبارت سے مستفاد ہے۔ (یَأْکُلُ الْحَبَّ مَرَّۃً وَالْجِیْفَ اُخْرٰی) کبھی دانے کھاتا اور کبھی مردار کھاتا ہے۔ اور زیر بحث گھروں میں پھرنے والا کوا

ہر چیز کھا جاتا ہے۔ بلکہ چھوٹے بچوں کے ہاتھوں سے روٹی کے ٹکڑے مانگ
کر انہیں چھین کر کھانے کا عادی ہے۔

سب سے بڑی بات یہ کہ عقعق کا اختلاف مخلوط غذا کی وجہ سے
ہے۔ اور عام گھروں میں پھرنے والے کوے کا حرام ہونا۔ اس کی خباثت
اور ایذا رسانی اور فسق کی وجہ سے ہے۔ پھر عقعق کی آواز عین قاف اور
اس کی آواز کاغ کاغ، کہاں وہ اور کہاں یہ،

ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

تو یاد رکھئے کہ ابقع کی آواز کاغ کاغ ہے۔ اور عقعق کی آواز عین قاف
ابقع فاسق ہونے کی وجہ سے حرام ہے۔ عقعق صرف مخلوط غذا کی وجہ
سے ہے۔ مختلف فیہ ہے عقعق جنگلی کوا ہے۔ اور ابقع عام گھروں میں
پھرنے والا کوا ہے۔ خبیث ہے اور حرام ہے۔

ھٰذا ما عندی حسب المستفتی واللہ ورسولہ اعلم و علمہ
اتم واحکم۔

سید کاظم القادری خطیب نور المساجد
چھپرولی۔